آجا میرے غازی عباسؑ دلاور آجا

غازی کی بہن نے رو رو کر کیا دشتِ بلا میں نوحہ

شہ ٹوٹی کمر کو تھامے حسرت سے تڑپ کر بولے
میں کیسے اُٹھاؤں گا تنہا مقتل سے جواں کا لاشہ

شبیرؑ ہیں رن میں تنہا اور لاکھوں نیزے بھالے
چلتے ہیں تیر مسافر پر نہیں کوئی بھی روکنے والا

تو رہ گیا رن میں جا کر چھن جائے نہ میری چادر
غازی کے علم سے لپٹی ہوئی کہتی ہے زینبؑ دکھیا

آتی ہے صدا رونے کی جب سہمے ہوئے بچوں کی
سُن سُن کے تڑپتا ہے رن میں عباسؑ جری کا لاشہ

اصغرؑ کی قسم کھاتی ہوں اب پانی نہیں مانگوں گی
معصومؑ سکینہؑ تشنہ دہن یہ بولی توڑ کے کوزہ

عباسؑ چچا دیکھو تو مجھے مار رہے ہیں ظالم
یہ بین کیے اک بچی نے رُخ کرتے ہوئے دریا کو

خوں روتے ہوئے مقتل میں غربت کے گھنے جنگل میں
کہیں لوٹ نہ لیں یہ اہلِ ستم پردیس میں گھر زہراؑ کا

412

شہزادی سکینہؑ کا صدقہ شہزادی زینبؑ کا صدقہ
کر لیجئے قبول اے آقا اُسے لکھے جو گوہرؔ نوحہ